

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہمارا دین صرف ایک

یعنی

اسلام

فرقہ وارانہ مذہب نہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حکم صرف ایک یعنی : اللہ تعالیٰ کے احکام .. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام صرف ایک یعنی : محمد رسول اللہ ﷺ .. فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین صرف ایک یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام .. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام صرف ایک یعنی : اللہ کا نام جو نام و سلم .. فرقہ وارانہ نام نہیں
ہماری اُمت صرف ایک یعنی : اللہ تعالیٰ سے تعلق .. کسی اور تعلقات نہیں
وہمراہ فقط صرف ایک یعنی : ايمان بالله العظيم .. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متعلق
ہیں تو ہم سے ساتھ تعاون فرمائیں۔
تعاونی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین

مسجد المسلمین۔ کوثر نیازی کالونی۔ نارتھ نائٹم آباد، بلاک جی، کراچی ۷۴۳۰۰

جماعت المسلمین

ہمارا دین صرف ایک یعنی اسلام

اللہ تعالیٰ ہمارا احکام ہے، اطاعت و محبت صرف اسی کا حق ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے امام ہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہوتی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے درمیان واسطہ ہیں۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے وہ گویا اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جو قانون ہمارے لئے بھیجا ہے اس قانون کو دین کہتے ہیں اور اس دین کا نام اسلام ہے۔ ارشاد باری ہے :-

رَبِّیُّہِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (مائہ - ۳) "میں نے تمہارے لئے جس دین کو پسند کیا وہ اسلام ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کا نام اسلام رکھا اور اس اسلام کو اپنے تمام بندوں پر واجب العمل قرار دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِنَّ الدِّیْنََ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (آل عمران - ۸۶) "بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔"

اسلام کے علاوہ کوئی دین یا قانون اللہ کے بندوں پر نافذ نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ اسلام کے علاوہ کسی اور دین یا قانون کو حق مانتے ہیں اُس پر پلٹتے ہیں یا اُس کے متکاشی میں ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اَفَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَلَہٗ اَسْمَآءُ مِمَّنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یُکْرَہُا ذٰلِکَ لِقَوْمٍ یُّرْجِحُوْنَ ۝ (آل عمران - ۸۳)

کیا ان لوگوں کو اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور دین کی تلاش ہے حالانکہ آسمان و زمین والے سب طوعا و کرہا اللہ ہی کے فرمانبردار ہیں اور اسی کی طرف ان سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

جو لوگ اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور قانون یا ضابطہ کی پیروی کرتے ہیں وہ آخرت میں سُرخرو نہیں ہو سکتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَنْ یُّنْتِجْ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہٗ وَہُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ الْخٰسِرِیْنَ ۝ (آل عمران - ۸۵)

جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا متکاشی ہو گا تو وہ دین اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا اور آخرت میں نقصان اٹھانے والا ثابت ہو گا۔

اسلام کے معنی اطاعت و فرمانبرداری کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :-

قُلِ الْاِسْلَامُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَلَہٗ اَسْمَآءُ

تمہارا الہ صرف ایک ہے، لہذا صرف اسی کے لئے اسلام لاؤ یعنی صرف اسی کی فرمانبرداری کرو۔ (ع - ۳۲)

اسلام کے معنی سپرد کر دینے کے بھی ہیں۔ جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا ہے تو گویا وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے، اب وہ اپنی خواہشات پر نہیں چلتا بلکہ اس کی تمام حرکات و سکنات اللہ تعالیٰ کے اشارہ پر ہوتی ہیں۔ وہ آزاد نہیں ہوتا بلکہ احکامِ الہی کا پابند ہوتا ہے، اس کا تو پھر یہ قول ہوتا ہے :-

مَعْيَايَ وَمَعَايِي بِلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (انعام - ۱۰۲) میری زندگی اور موت سب اللہ رب العالمین کیلئے ہے۔ اسلام کے معنی سرِ مجاہدینے یعنی سر تسلیم خم کر دینے کے بھی ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-
بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ (بقرہ - ۱۱۰) کام کرتا ہے اس کے لئے اس کے رہنے کے پاس (اچھا) بدلہ ہے۔

اسلام ہی ہدایت ہے اور اسلام پہ چلنے ہی سے ہدایت ملتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-
فَإِنْ حَاجَّكَ قَوْمٌ فَأَسْلُمَتْ وَأَخْلَوْا لِلّٰهِ وَ مَنْ أَتَّبَعْنِ وَقُلْ لِلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ ؕ أَسْلَمُوا فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ احْتَمَدُوا فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَنِكَ الْبَلَاءُ وَقَالَهُ بِصِرَتِهِ الْبَاطِلُ (آل عمران - ۲۰) (اے رسول) اگر آپ سے جھگڑائی تو کہہ دیجئے کہ میں نے اور میرے متبعین نے اللہ کے لئے سر تسلیم خم کر دیا ہے اور (اے رسول) آپ اہل کتاب اور ناخواندہ لوگوں سے پوچھئے "کیا تم اسلام قبول کرتے ہو؟" اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو ہدایت یاب ہو جائیں گے اور اگر وہ (اسلام سے) من موڑیں تو آپ کے ذمہ تو صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ اپنے بندہ کو دیکھ رہا ہے۔

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ جبے تو یہ حکم ملا ہے کہ میں سب سے پہلے اسلام قبول کروں۔ اسلام ایک نعمت ہے اور یہ نعمت اسی کو ملتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت پانے کی توفیق ہو۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :-

فَمَنْ يُؤْمِرِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِي بِهٖ يَشْرَحْ حَبْرُهُ لِلّٰهِ سَلَامٌ (انعام - ۱۲۵) جس شخص کو اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے تو اس کے سینہ کو اسلام کے لئے کھول دیتا ہے۔
فَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلّٰهِ سَلَامٌ فَهُوَ عَلَىٰ نُوْرٍ قَدِيمٍ (زمر - ۲۲) جس شخص کے سینہ کو اللہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے تو پھر وہ اپنے رب کی طرف سے روشنی پر ہوتا ہے۔

آیات بالا سے ثابت ہوا کہ اسلام نورِ ہدایت ہے، یہ ہدایت اللہ کی طرف سے نازل ہوتی ہے۔ انسانوں کے افکار اور تصورات کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :-

قَا مَا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ (بقرہ - ۳۸)

(اسے ادا آدم) جب کبھی میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئے تو جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی کی انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

قُلْ إِنَّ هُدًى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ (بقرہ - ۱۸)

(اللہ رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کی ہدایت ہی درحقیقت ہدایت ہے۔

یہ ہدایت اسلام کی صورت میں نازل ہوئی، اس کے نازل ہونے کے بعد اب کسی اور چیز کی پیروی میں گمراہی کے سوا اور کیا مل سکتا ہے۔ اسی نے اللہ تعالیٰ نے صرف اپنے نازل کردہ قانون (یعنی اسلام) کی پیروی کو فرض کر دیا اور دوسروں کی پیروی کو حرام کر دیا۔ ارشاد باری ہے :-

إِشْهَوْا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ (احزاب - ۳)

(اے لوگو!) جو چیز تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل ہوئی ہے (صرف) اس کی پیروی کرو اور اس کے علاوہ دلیلوں کی پیروی نہ کرو۔

جو ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی تھی اللہ تعالیٰ نے اسے بھی کامل کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :-

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي (مائدہ - ۳)

آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔

اے ایمان والو! اس آیت پر غور کیجئے، سوچئے کہ آپ کا دین کامل ہے یا نہیں؟ کیا اس میں کوئی کمی ہے؟ کیا اس میں کوئی نقص ہے؟ اگر اس دین میں کوئی کمی یا نقص ہے تو پھر دین کامل نہیں ہو سکتا۔ یقیناً اس دین کو آپ کامل ہی سمجھتے ہوں گے۔ تو پھر سوچئے کہ یہ دین کس دن کامل ہوا تھا۔ آپ یہی کہیں گے کہ اس دن کامل ہوا تھا جس دن مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی تھی۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تقریباً تین مہینے پہلے نازل ہوئی تھی، گویا دین اسلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں کامل ہوا تھا۔ پھر آپ سوچئے کہ وہ کیا چیزیں تھیں جن میں دین کامل ہوا تھا۔ یقیناً وہ دینی چیزیں تھیں۔ ایک قرآن مجید، دوسری حدیث شریف۔ لہذا ثابت ہوا کہ اسلام صرف قرآن و حدیث کے اندر محفوظ ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہئے کہ اسلام، قرآن و حدیث کا نام ہے۔ ان ہی دو چیزوں میں اسلام مکمل ہوا تھا، تیسری کوئی چیز اس دین میں نہ اس وقت شامل تھی اور نہ اب شامل ہو سکتی ہے۔ تیسری چیز اس دین میں اسی وقت شامل ہو سکتی ہے جب اس دین کو ناقص مانا جائے لیکن یہ عقیدہ قرآن مجید کے خلاف ہے لہذا کفر ہے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ اسلام کامل دین ہے لہذا اب اس میں نہ کسی کے اجتہاد و قیاس کو داخل کرنے کا سوال پیدا

ہو سکتا ہے اور نہ کسی نیک کام کو شامل کرنے کا جو پہلے سے اس میں موجود نہ ہو۔ یعنی اسلام میں ماننے اور بدعت حسنہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

قارئین کرام، اسلام کو کاہل مان لینے کے بعد اب آپ ذرا اپنی حالت کا بھی جائزہ لیجئے۔ کیا آپ کا دین وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ کیا آپ کا دین قرآن وحدیث کے اندر ہی محفوظ ومحصور ہے یا قرآن وحدیث کے علاوہ بھی بعض چیزوں کو آپ نے دین شمار کر رکھا ہے۔ اگر آپ اس دین کو قرآن وحدیث کے اندر ہی محفوظ ومحصور مانتے ہیں تو پھر آپ فرقوں میں کیوں بنے ہوئے ہیں؟ سب کا دین ایک کیوں نہیں ہوتا؟ کیا اس کی یہ وجہ تو نہیں کہ آپ نے سرچشمہ ہدایت سے آگے بڑھ کر کسی اور چیز کو بھی ہدایت سمجھ رکھا ہے؟ کیا یہ صحیح نہیں کہ آپ نے ائمہ اور علماء کے فتوؤں اور اجتہادات کو بھی دین سمجھ رکھا ہے۔ یہی نہیں بلکہ قرآن وحدیث کو ان کا تابع کر دیا ہے، کیا اللہ تعالیٰ کے قانون کو انسانوں کی رائے کا تابع کیا جاسکتا ہے؟ کیا یہ کفر نہیں ہے؟

کیا آپ نے کبھی مذہبی دنیا کا جائزہ لیا، یہ تو ضرور ہے کہ بعض فرقے بعض فرقوں کو گمراہ سمجھتے ہیں لیکن بعض فرقے ایسے بھی ہیں جو آپس میں ایک دوسرے کو حق پر سمجھتے ہیں۔ کیا آپ نے کبھی سوچا کہ ان چار یا پانچ فرقوں کے فرقہ وارانہ مذاہب میں سے ہر ایک اسلام ہے یا ان فرقہ وارانہ مذاہب کا مجموعہ اسلام ہے۔ ظاہر ہے کہ دوسری بات کا تو آپ بڑی آسانی سے انکار کر دیں گے اس لئے کہ اس کو مان لینے کے بعد تو کسی مذہب میں بھی پورا اسلام نہیں ہوگا۔ اسلام کا ایک بڑی ہوگا اور یہ بات کسی کو منظور نہیں ہوگی کہ وہ اپنے مذہب کو کاہل اسلام نہ سمجھے۔ رہ گئی دوسری صورت، یعنی ان میں سے ہر ایک اسلام ہے، تو پھر ایک اور مشکل پیش آئے گی۔ وہ یہ کہ ان فرقہ وارانہ مذاہب میں بے حد اختلاف ہے، حلال و حرام کا فرق ہے۔ ایک ہی چیز ایک مذہب میں حلال ہے تو دوسرے میں حرام ہے۔ اور آپ سمجھتے ہیں کہ دونوں حق پر ہیں، یعنی دونوں فرقہ وارانہ مذاہب اسلام ہیں۔ سوچئے کیا ہر ایک کو اسلام ماننے کے بعد نتیجہ یہ نہیں نکلتے گا کہ ایک اسلام کے کئی اسلام بن جائیں گے، کیا یہ ممکن ہے؟ کیا یہ صحیح صورت ہے؟ پرگز نہیں، ایک نو مسلم اس بات سے کتنا پریشان ہوگا جبکہ اس سے یہ کسا جائے گا کہ یہ تمام مذاہب ایک دوسرے کے مخالف ہوتے ہوئے بھی اسلام ہیں۔ اگر کسی مذہب میں کوئی چیز حلال ہے تو وہ بھی اسلام ہے، اگر دوسرے مذہب میں وہی چیز حرام ہے تو وہ بھی اسلام ہے۔ ایں چربو العجبیت۔ اس کے مقابل میں اگر اس نو مسلم سے یہ کہدیا جائے کہ میں جو کچھ قرآن وحدیث میں ہے، وہ اسلام ہے۔ تو یہ بات اس کے لئے کتنی سکون بخش ہوگی۔

قارئین کرام خود کیجئے، آخر ان مذاہب کے بتانے کی کیا ضرورت تھی، فتوؤں کو دین میں داخل کرنے کی کیا ضرورت تھی، کیا قرآن وحدیث میں کاہل اسلام نہیں تھا۔ مگر نہیں تھا تو یہ ماننا پڑے گا کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کا اسلام ناقص تھا نفوذ باللہ من ذلک۔ ان فتوؤں نے ایک اسلام کے کئی اسلام بنائے۔ ان کی وجہ سے امت کئی فرقوں میں تقسیم ہو گئی۔ اللہ اور اس کے رسول نے جس بات کی سختی سے ممانعت کی تھی امت اسی پر کاربند ہو گئی، پھر جو نقصان ہوا وہ ظاہر و باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :-

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ (آل عمران - ۱۰۳)

اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقہ فرقہ نہ بنو۔

اللہ کی رسی یقیناً اللہ تعالیٰ کی شریعت ہے جو اس نے نازل فرمائی ہے اور جو ظاہر ہے کہ صرف قرآن و حدیث کے اندر محفوظ ہے، لہذا صرف قرآن و حدیث کو دین ماننے کے بعد ہی ہم سب ایک ہو سکتے ہیں اور فرقہ بندی سے بچ سکتے ہیں۔

اہل کتاب میں بھی کئی فرقے ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے غمنوں کو ان کی روش سے ہوشیار کر کے فرقہ بندی کی ممانعت فرمائی تھی، ارشاد باری ہے :-

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا ۚ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ (آل عمران - ۱۰۵)

(اے ایمان والو!) تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقہ فرقہ ہو گئے اور واضح دلائل آنے کے بعد بھی اپنے اختلافات پر جمے رہے، ایسے لوگوں کے لئے عذاب عظیم ہے۔

دوسری جگہ پھر اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کی غلط روش کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا :-

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَلَّوْا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَمَا أُولَٰئِكَ إِلَّا لَيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ (بقرہ - ۵۰)

اہل کتاب دلیل آجائے کے بعد بھی متفرق ہوئے (اپنے اپنے مذہب پر جمے رہے) حالانکہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، دین کو خالص اللہ کے لئے ماننے ہوئے صرف اللہ کیلئے ہو جائیں۔

لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا، علماء کے فتوؤں اور فرقہ دارانہ مذاہب کو بھی دین سمجھتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان معلوم ہو جانے کے بعد بھی اپنے اپنے علماء کی باتوں پر جمے رہے، گویا انہوں نے ان علماء کی عبادت کی حالانکہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ کیلئے عبادت کریں۔

قارئین کرام سوچئے، کیا یہی صورت موجودہ فرقوں میں نہیں پائی جاتی؟ کیا قرآن و حدیث کے ٹھوس دلائل مل جانے کے بعد بھی ہر فرقہ کے لوگ اپنے اپنے مذہب پر جمے نہیں رہتے؟ غور کیجئے کیا فعل آیت بالا کی رُوس سے شرک نہیں؟ کاش ان لوگوں میں اختلاف نہ ہوتا اور اگر ہو گیا تھا تو واضح دلیل مل جانے کے بعد اسے ختم کر دیتے، کاش اس اختلاف کو دنیا دہانہ فرقہ نہ بناتے، اصول ایک ہی مانتے یعنی قرآن و حدیث ہی کو دین سمجھتے جب آیت یا حدیث مل جاتی تو اس کی روشنی میں اپنے آپ کو موڑ دیتے،

آیت یا حدیث کو نہ موڑتے، اپنے اختلاف کی خاطر قرآن و حدیث سے صرف نظر نہ کرتے نہ قرآن و حدیث کو اپنے مذہب کا تابع بناتے۔ اے کاش اگر ایسا ہوتا تو یہ فرقہ بندی کی لعنت کبھی مسلط نہ ہوتی، اللہ تعالیٰ کا راستہ ایک تھا ہم صرف اُسی پر چلتے تو ایک رہتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَأَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ
یہ میرا سیدھا راستہ ہے، اس پر چلتے رہو اور (خود) دوسرے راستوں پر نہ چلنا ورنہ وہ تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں گے۔ (انعام - ۱۵۳)

فَاقْبَلْهُ وَجْهًا رَاضِيًا (روم - ۲۰) دین (اسلام) پر ایک سو ہو کر قائم رہو۔
یعنی اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی طرف متوجہ نہ ہو، تمہاری تمام توجہ کامرکز صرف اسلام ہو، یعنی
صرف قرآن و حدیث پر ایک سو ہو کر عمل کرو۔ فرقہ بندی سے بچو۔ فرقہ بندی ہی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
إِنَّا الْإِنْسَانَ خَقَرْنَا أَوْ يَنْتَهَرُ وَكَانُوا آبِلًا
نَسْتُمْ مَبْعُوثِينَ فِي شَيْءٍ (انعام - ۱۵۹)
جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور
فرقہ فرقہ بن گئے (اے رسول) آپ کا ان سے کوئی
تعلق نہیں۔

فرقہ بندی اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے اور یقیناً اسے ہر شخص ناپسند کریگا لیکن اس کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ وہی شخص جو فرقہ بندی سے باز رہے کیوں ان موجودہ فرقوں سے الگ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :-

قُلَانِ هَٰذَا مَثَلٌ ۖ أَتَمَّكُمُ أُتْمَةٌ وَأَجِدَآءَ وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ۝ (مؤمنین - ۵۲)

یہ تمہاری جماعت حقیقتاً ایک ہی جماعت ہے اور میں تم سب کا رب ہوں لہذا مجھ سے ڈرتے رہو۔

اللہ تعالیٰ ہم کو ایک جماعت دیکھنا چاہتا ہے تو پھر کیوں نہ ہم ایک جماعت بن جائیں۔ فرقہ فرقتے بنالینا اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہے اور جو چیز اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہویم کو اس سے بیزار ہونا چاہیئے۔

قاری کرام، سوچئے اختلاف اور فرقہ بندی کو ختم کرنے کی کیا صورت ہے۔ اگر آپ سنجیدگی سے غور کریں گے تو آپ خود اس نتیجہ پہنچیں گے کہ اس کی بس ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ ہم اپنا دین صرف اسلام کو مانیں، فرقہ وارانہ مذاہب سے کنارہ کش ہو جائیں۔ اسلام پر عمل کرنے کے لئے صرف قرآن و حدیث کی طرف رجوع کریں۔ جو چیز قرآن و حدیث میں نہ ہو اس پر رائے زنی نہ کریں، نہ رائے زنی ہوگی نہ اختلافات ہوں گے۔ جماعت المسلمین ہی دعوت لے کر کھڑی ہوئی ہے۔ اٹھیئے، جماعت المسلمین کی دعوت قبول کیجئے اور اس کے ساتھ تعاون فرمائیے۔

جماعۃ المسلمین

مرکزی مسجد المسلمین (گیلان آباد) کھوکرا پار ہاؤس نمبر ۱۲۱، فون: ۴۰۷۵۲۴